5177-کیا لواطت کرنے والوں کی بخشش ہو سکتی ہے اور کیا وہ شادی کر سکتا ہے ؟

سوال

لواطت وغیرہ کرنے کے بعد اس سے توبہ کرنے اور اس گناہ کو ترک کرنے والوں کے بارہ میں اسلام کی رائے کیا ہے ؟
کیا انہیں رجم کرنا واجب ہے ، کیا ان کی بخشش ممکن ہے ، اور کیا وہ دوسری جنس سے شادی کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بلاشبہ لواطت ایک بہت بڑی معصیت بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے اور لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی جب یہ شنیع اور قبیح جرم کرنا نہ چھوڑا اور اپنی سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ تعالی نے انہیں کئی قسم کی عبرتناک سزائیں دے کر ھلاک کر دیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیا اوپر کا حصہ نیچے کر دیا ، اور ان پر تہ بہ تہ کنکریلے پتھر برسائے جو تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے } ھود (81-83) ۔

پھر اللہ تعالی نے دھمکاتے ہوئے یہ بات فرمائی کہ ان کے بعد جو بھی ان جیسا کام کرے گا :

{اور ظالموں سے وہ کوئی دور بھی نہ تھے } ھود (83) ۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{اور ان (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارہ میں پھسلایا تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں (اور کہا) میرا عذاب چکھو ، اور یقینی بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کر دیا } القمر (37-38) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(جسے بھی تم قوم لوط والا فعل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل (کرنے والے) اور مفعول (جس کے ساتھ کیا جائے) دونوں کو قتل کر دو) مسند احمد حدیث نمبر (2727) ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ حدیث نمبر (6589) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(فاعل اور مفعول کو قتل کر دو) اسے سنن اربعہ نے روایت کیا اور اس کی سند صحیح ہے امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسی حکم کو جاری کرتے ہوئے صحابہ کرام سے مشورہ کے بعد خالد رضی اللہ تعالی عنہ کو طرف یہی حکم لکھا تھا اور اس مسئلہ میں سب سے سخت تھے ۔

ابن قصار اور ہمارے شیخ کا کہنا ہے کہ : صحابہ کرام کا ایسے شخص کے قتل پر اجماع ہے ، لیکن صرف اسے قتل کرنے کی کیفیت میں ان کا اختلاف ہے :

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اسے بلندی سے گرا دیا جائے ۔

اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے : اس پر دیوار گرا دی جائے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : ان دونوں کو پتھروں سے ہلاک کیا جائے ۔

تو اس طرح صحابہ کرام اس کے قتل کرنے میں تو متفق ہیں لیکن صرف قتل کی کیفیت میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے ، جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم کے ساتھ زنا کرنے والے کے حکم کے بھی موافق ہے ، اس لیے کہ دو جگہوں پر وطی کسی بھی حال میں جائز نہیں ۔

اور اسی لیے اسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں جمع کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم جسے بھی قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کردو) ۔[

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ :

(جو بھی محرم کے ساتھ وطی کرے اسے قتل کردو) ۔

اور ایک حدیث میں اس طرح کے الفاظ ہیں :

(جو بھی کسی چوپائے کے ساتھ وطی کرے اسے قتل کردو اور اس چوپائے کو بھی اس کے ساتھ قتل کرو) مسند احمد حدیث نمبر (2420) سنن ابو داود حدیث نمبر (4464) سنن ترمذی حدیث نمبر (1454) مستدرک حاکم (355/4) ۔

اور پھر یہ (قتل کا) حکم شارع کے بھی موافق ہے اس لیے کہ محرمات جتنی بھی سخت اور بڑھی ہوں گی اس کے اعتبار سے سزا بھی بڑھ جائے گی اور سخت ہوگی ، تو جس کے ساتھ کسی بھی حال میں وطی حلال نہیں اس کے ساتھ وطی کرنا بہت زیادہ شنیع اور سخت جرم ہوگا بالمقابل اس کے جس کے ساتھ بعض اوقات وطی کرنا حلال بھی ہو جاتا ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ایک روایت میں اس پر نص بھی بیان کی ہے ۔ دیکھیں زاد المعاد (40/5-41) ۔

اور اسی طرح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جیسے فحش کام کا بھی معاملہ ایسا ہی ہے ، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام حرام اور کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس پر نص بھی بیان کی ہے ۔ دیکھیں الموسوعۃ الفقھیۃ (251/24)

اور رہا مسئلہ سوال میں مذکور حد (یعنی موت تک اسے رجم کرنا) کا تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ اس طرح کی حد تو شادی شدہ زانی کے متعلق ہے ، لیکن لواطت کے جرم کی شرعی حد تو قتل ہے (اور راجح یہ ہے کہ اسے تلوار کے ساتھ قتل کیا جائے) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

لیکن اس قتل کی کیفیت میں اختلاف بھی اوپر بیان ہوا اب رہا مسئلہ ۔ ۔ ۔ ۔ کا تو اس میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے ۔ دیکھیں الموسوعۃ الفقھیۃ (253/24) ۔

لیکن اگر اس جرم کا مرتکب یا پھر جو جرم بھی حد واجب کرنے والا ہے اس سے توبہ کرلے اور اس گناہ کو چھوڑ کر استغفار کرتا ہوا اپنے کیے پر نادم بھی ہو اور یہ عہد کرے کہ وہ اس کام کو دوبارہ نہیں کرے گا تو اس کے بارہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

(اگر وہ اللہ تعالی کی جانب صحیح طور پر رجوع کرتا اور سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے لیکن اگر وہ اپنے گناہ کا اعتراف کرلے اور اس پر حد قائم کردی جائے) مجموع الفتاوی (180/34) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے ، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا ، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ، اور جو توبہ کرلے اور اعمال صالحہ کرے تو بلاشبہ وہ حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ اور رجوع کرتا ہے } الفرقان (68-71) ۔

اگر وہ اللہ تعالی کی طرف صحیح اور سچی توبہ کرے تو اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ شادی کرے جو کہ اس پر اپنے آپ کو عفت وعصمت میں رکھنے پر مدد ومعاون ثابت ہوگی ، اور اس میں اللہ تعالی کے حلال کردہ کی اتباع بھی ہے ۔

اور سب سے زیادہ علم تو اللہ تعالی کے پاس ہی ہے اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم.